



4920CH05

# نواب مرزا خاں داع دہلوی

(1905 – 1831)

مرزا خاں نام، داع تخلص تھا۔ نواب شمس الدین احمد خان رئیس لوبارو کے بیٹے تھے۔ دہلی میں پیدا ہوئے، لال قلعے میں پورش پائی۔ ذوق کے شاگرد تھے۔ 1857 کے بعد رام پور چلے گئے۔ 1888 میں حیدر آباد پہنچے۔ میر محبوب علی خاں آصف جاہ اُن کے شاگرد ہوئے۔ انہوں نے اپنے استاد داع دہلوی کو ناظم یار جنگ، دییر المذکولہ، فتح الملک، کاظم طباطب عطا کیا اور گراں قادر وظیفہ مقترر کیا۔ آخر دم تک عزت و وقار کی زندگی بسر کی۔ کلام کے مجموعے 'گلزارِ داع'، 'آفتاپِ داع'، 'فریادِ داع'، 'مہتابِ داع'، اور 'یادگارِ داع'، شائع ہو چکے ہیں۔

داع کو دہلی کی زبان اور محاورے پر قدرت حاصل تھی۔ وہ روزمرہ کے استعمال کا خاص سلیقہ رکھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اردو زبان کی باریکیوں کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔ داع کی زبان دانی کا دبدبہ اتنا تھا کہ اس زمانے کے بہت سے شاعروں نے ان سے اصلاح لی۔ علامہ اقبال نے بھی اپنا ابتدائی کلام داع کو دکھایا تھا اور داع سے اس تعلق پر فخر کرتے تھے۔ زبان کے مزے اور بیان کی شوخی کے لحاظ سے داع ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں۔